سوال

(329) توبہ کرتا ہوں اور پھر توڑ دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں انیس برس کا نوجوان ہوں، میں نے بہت سے گناہوں کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے حتی کہ میں مسجد میں نمازیں بھی زیادہ نہیں پڑھتا، زندگی بھر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے رمضان میں سارے روزے رکھے ہوں اور بھی بہت سے برے کام کئے ہیں۔ میں نے بہت دفعہ توبہ کا ارادہ کیا لیکن کیا کروں میں پھر پاپ کمانے لگتا ہوں۔ میرے محلے کے دوست واحباب بھی ایسے نوجوان ہیں، جن کے اخلاق اچھے نہیں ہیں، اسی طرح میرے بھائیوں کے دوست جو اکثر ہمارے گھر میں آتے جاتے رہتے ہیں وہ بھی نیک نہیں ہیں۔۔۔۔۔ اللہ جانتا ہے کہ میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا، بہت گناہ کئے ہیں اور بہت برے عملوں کا ارتکاب کیا ہے لیکن جب بھی توبہ کرتا ہوں تو اسے توڑ دیتا ہوں۔ امید ہے مجھے آپ ایسا راستہ بتائیں گے جو رب سے قریب کردے اور ان برے اعمال سے مجھے دور ہٹا دے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر ۳۹/۵۳)

''(اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، اللہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے یقینا وہی بہت زیادہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

علماء اجماع ہے کہ یہ آیت کریمہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو توبہ کرنے والے ہوں۔ جو شخص اپنے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کرے تو اللہ تعالی اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہے۔ نیز فرمان باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (التحریم ۶۶/۸)

''مومنو! اللہ کے خالص سچی (صاف دل سے) توبہ کرو امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تمہیں باغ ہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے گناہوں کی دوری اور بہشتوں کے داخلہ کو توبۃالنصوح کے ساتھ مشروط کیا ہے اوریہ وہ توبہ ہوتی ہے جس میں گناہوں کے ترک کرنے کا عہد کیاجائے، گناہوں کے ارتکاب سے پرہیز کیاجائے، ماضی میں جوکچھ ہواس پر ندامت کا اظہار کیا جائے اوراللہ سبحانہ وتعالی کی تعظیم، اس کے ثواب کی رغبت اوراس کے عذاب کے ڈرکے باعث یہ عزم صمیم کیاجائے کہ آئندہ ان گناہوں کا ارتکاب نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔۔۔اسی طرح توبۃالنصوح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگرگناہ کا تعلق کسی خون یا مال یا عزت وآبرو سے ہے توحق داروں کوان کا حق دیا جائے یا اسے معاف کرلیا جائے اوراگرحق کی ادائیگی یا معافی ممکن نہ ہوتوپھر صاحب حق کےلئے کثرت سے دعاکی جائے اورجہاں اس نے اس کی غیبت کی تھی، وہاں اس کے اعمال صالحہ کا بھی تذکرہ کرے کیونکہ نیکیاں برائیوں کومٹا دیتی ہیں۔ارشادباری تعالی ہے :

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور۲۴/۳۱)

''اے اہل ایمان!تم سب کے سب اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کروتاکہ فلاح پاؤ۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے فلاح کو توبہ کے ساتھ مشروط قراردیا ہے، تواس سے معلوم ہواکہ توبہ کرنے والاکامیاب وکامران ہے اوراگر توبہ کرنے والا توبہ کے بعد ایمان وعمل صالح کا مظاہرہ کرے تواللہ تعالی اس کی برائیوں کومٹادیتا ہے اورگناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سورہ الفرقان میں شرک، قتل ناحق اورزنا کا ذکرکرتے ہوئے فرمایاہے :

وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (الفرقان۶۸/۲۵۔۷۰)

''اورجویہ کام کرے گاسخت گناہ میں مبتلاہوگا، قیامت کے دن اس کودوگناعذاب ہوگااورذلت وخواری سے ہمیشہ اس میں رہے گامگرجس نے توبہ کی اورایمان لایااوراچھے کام کئے توایسے لوگوں کے گناہوں کواللہ تعالی نیکیوں سے بدل دے گااوراللہ توبخشنے والا مہربان ہے۔''

توبہ کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کا اظہارکرتے ہوئے اس سے ہدایت وتوفیق کی دعامانگی جائے نیزیہ بھی دعاکریں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں توبہ کی توفیق عطافرمائے، اسی کا یہ فرمان ہے :

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (الغافر۶۰/۴۰)

''تم مجھ سے دعاکرومیں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔''

نیزفرمایا:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

(البقرۃ۱۸۶/۲)

''(اے پیغمبر!) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو

(کہہ دیں کہ) میں (تمہارے) قریب ہوں۔جب کوئی پکارنے والامجھے پکارتا ہے۔میں اس کی دعاقبول کرتا ہوں۔''

توبہ کے اسباب میں سے یہ بھی ہے، اوراس سے توبہ پر استقامت بھی نصیب ہوتی ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیارکی جائے، اعمال صالحہ میں ان کی پیروی کی جائے اوربرے

لوگوں کی صحبت سے اجتناب کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہذا تم میں سے ہر ایک کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس کی دوستی کس سے ہے؟''

نبی علیہ السلام نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ''نیک ساتھی کی مثال کستوری والے کی طرح ہے کہ وہ یا تو تمہیں کستوری کا تحفہ دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا اس سے اچھی خوشبو ہی پاؤ گے اور برے ساتھی کی مثال بھٹی میں پھونکنے والے کی طرح ہے کہ وہ تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تم اس سے بدبو پاؤ گے۔''

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 416

محدث فتویٰ